حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مرزا صاحبؑ کی نظر میں

بعض مخالفین سلسلہ حضرت مرزا صاحبؑ پر نہایت ظالمانہ اور محض دروغ گوئی پر مبنی الزام لگاتے ہیں کہ (معاذ اللہ) آپؑ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے برابری یا (استغفر اللہ) بڑا ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس سلسلہ میں مخالفین حضرت مرزا صاحبؑ کی مختلف کتب سے بعض ادھوری اور سیاق وسباق سے علیحدہ کی گئی عبارتیں جوڑ کر پیش کرتے ہیں اور یوں مخلوقِ خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ذیل میں حضرت مرزا صاحبؑ کی کتب سے چند حوالے پیش ہیں جو ظالموں کے جھوٹ کا پول کھولنے کے لئے کافی ہیں مگر اُن لوگوں کے لئے جو دل میں اللہ تعالیٰ کا کچھ خوف رکھتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحبؑ (مسیح موعود) فرماتے ہیں:

❶ میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے **میرے بزرگ واجب الاطاعت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم** کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے **اُس کی پیروی سے** اور اُس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اِس قدر نشان غیبی دیکھے کہ اُن کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اُتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں..................

......اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور **ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبیؐ اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے** جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا کہ **اسکی پیروی اور محبت** سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۴۰-۱۴۱)

❷ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدّم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدّم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور **تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلم**، سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا تم آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے **نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول** ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر **یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے**۔ اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار **اُس کے روحانی فیض سے** اِس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا..................

.... عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمدؐ اُس کا نبی ہے اور **وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے** اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی، کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔

(کشتی نوح ص ۱۲.۱۳)

3 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی وانشراح صدری وعصمت وحیا وصدق وصفا وتوکل ووفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں **سب انبیاء سے بڑھ کر** اور سب سے افضل واعلیٰ واکمل وارفع واجلیٰ واصفا تھے اس لئے خدا جل شانہٗ نے اُن کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اوّلین وآخرین کے سینہ سے فراخ تر وپاک تر ومعصوم تر وروشن تر وعاشق تر تھا وہ اُسی لائق ٹھہرا کہ اُس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین وآخرین کی وحیوں سے اقویٰ واکمل وارفع واتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اُس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسے برہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اُس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّا آئینہ ہے جس میں سے **وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک** پہنچنے کے لئے درکار ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۲۳-۲۴)

4 ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِ لباب یہ ہے کہ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ**۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ **حضرت محمد سیّدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں** جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی **بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم** کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج **بجز اقتداء اس امام الرسل کے** حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا **بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے**۔

(ازالہ اوہام ص ۱۶۹-۱۷۰)

5 سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی

گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اِس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (حقیقۃ الوحی ص۶۴-۶۵)

❻ پس اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدادانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اسکے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی انکو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے انکے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے۔ اُن کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا، پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا، پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ اُنہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی اُمّت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ ان کے صحبت یافتہ ناقص رہے۔ پس میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اسکے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُسکی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اُس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی، جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۱۸-۱۱۹)

7 **یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بیخبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔** یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کی علامات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اُس خدا کو اس **نبی کے ذریعہ** سے دیکھ لیا۔ اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے، ہمارے پر محض **اِسی نبیؐ کی برکت** سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصّوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے **اِس نبیؐ کے ذریعہ** سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے، اور ہم نے **اِس نبیؐ کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں،** مگر تعجب ہے کہ دنیا اس سے بیخبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ **اُس نبیؐ کی کامل پیروی** سے ایک شخص عیسیٰؑ سے بڑھ کر بھی ہوسکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بےنصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے۔

(چشمۂ مسیحی ص ۳۵۴)

8 سو آخری وصیت یہی ہے کہ **ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امیؐ کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا** اور ایسی قبولیت اُس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔

(سراج منیر ص ۸۲)

9 ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا **مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔** کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی. اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا ایک ظلّ ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور چونکہ میں محض ظلّ ہوں اور اُمّتی ہوں اس لئے آنجنابؐ کی اس سے کچھ کسرِ شان نہیں۔ (تجلیات الٰہیہ ص ۴۱۱-۴۱۲)

10 اے نادانوں! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمات ومخاطبت الٰہیہ ہے **جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔** سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں میں اُس کی کثرت کا نام بموجب حکمِ الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۵۰۳)

❶❶ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اُس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُسکے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی اُن لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔

(دافع الوساوس مقدمہ حقیقتِ اسلام ص ۱۶۰-۱۶۱)

❶❷

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ۔۔۔ نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر ۔۔۔ لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اِس نے ہیں اتارے ۔۔۔ میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
وہ یار لامکانی، وہ دلبرِ نہانی ۔۔۔ دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے، وہ تاجِ مرسلیں ہے ۔۔۔ وہ طیب و امیں ہے، اس کی ثنا یہی ہے
اُس نور پہ فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں ۔۔۔ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ ۔۔۔ باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا ۔۔۔ وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۴۵۶)

❶❸

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ۔۔۔ کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے ۔۔۔ یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ۔۔۔ نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
تھک گئے ہم تو اِنہی باتوں کو کہتے کہتے ۔۔۔ ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں ۔۔۔ وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آج اُن نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں
دِل کو اُن نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کے وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفیٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہی پلایا ہم نے

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں اُن لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اِک شہر بسایا ہم نے

نقشِ ہستی تری اُلفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری راہ میں اُڑایا ہم نے

(دافع الوساوس مقدمہ حقیقتِ اسلام ص ۴۴۴-۴۴۵)

حضرت مرزا صاحبؑ کی مندرجہ بالا تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد ناظرین ذرا اُن نام نہاد علماءِ دین کے تقویٰ اور دیانت کا اندازہ لگائیں جو محض دھوکے کی راہ سے مرزا صاحبؑ جیسے عاشقِ رسول پر توہینِ رسالت جیسی بھیانک تہمت لگانے سے باز نہیں آتے۔ آج کے یہ نام نہاد علماء مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس پیشگوئی کے مصداق ہیں جس میں آپ نے اِن ظالموں کا ذکر یوں فرمایا تھا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اُن کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں بدترین ہوں گے۔ اُن سے فتنے اُٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ جائیں گے۔** (مشکوٰۃ کتاب العلم)